Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.B.13

16 B 13

INDIAN INSTITUTE

وطن مین ہی اور اُسکا یہ خلاصہ قریب دو جز کے ہی تاوقتیکہ تفصیل وار ترجمہ اُسکا ملاحظہ نہو جائے اُسوقت تک سمجھنا اُسکا سوائے واقفان اس راز کے البتہ امر محال ہی گویا دریا کو کوزے مین بند کیا ہی اور یہ بھی واضح ہو کہ جناب مترجم صاحب نے بخیال فروتنی نام بھی اپنا درج نفرمایا کمترین جناب والد بزرگوار خود قرولی چلا آیا تھا اور بعد مہاراجہ مدن پال جی صاحب بہادر مرحوم ملازم ہوا اب تک بوجہ پرورش و غربا پروری جناب مہاراجگان اس ریاست کے بکار لاالقہ ممتاز ہون یہ خلاصہ سری مد بھاگوت کا میرے پاس عرصے سے موجود تھا اور بنا بر طبع کرانے اُسکے کے ہمیشہ فکر مین رہتا مگر بسبب عدم واقفیت کسی مہتمم صاحب اہل مطبع کے مجبور تھا آج بوقت تذکرہ جو خانصاحب عنایت فرماے بندہ محمد رشید الدین خان صاحب ممبر کونسل کو ملاحظہ کرایا تو اُنھون نے بکشادہ پیشانی کمال خوشی سے فرمایا کہ مطبع منشی نولکشور صاحب بہادر مین طبع ہونا چاہیے کیونکہ منشی صاحب موصوف رفاہ عام کے کام مین ہمیشہ سرگرم اور فیاضی کے ساتھ موصوف و مشہور اور اشاعت علوم مین بدل ساعی ہین چنانچہ مین نے دل سے خوش ہو کر یہ خلاصہ بنا بر طبع ہونیکے اونکے سپرد کیا شعر للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست + آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید + اور جو ترجمہ مفصل ہی اُسکی بھی وطن سے طلبی کی گئی ہی اور یہ مختصر خلاصہ نمونہ ہی اُس مفصل ترجمہ کی عمدگی و نفع رسانی کا مگر طبع ہونا اُسکا بھی بعنایت جناب منشی صاحب منحصر ہی:

التماس از بندۂ سکھ لال متخلص بہ آہ

واضح ہو کہ جناب والد بزرگوار اس کمترین کے دیوان چھدمی لال صاحب مرحوم مترجم و مولف پوتھی سری مدبھاگوت کے ہوئے ریاست رامپور مین از عہد نواب احمد علیخانصاحب بہادر مرحوم تا عہد نواب یوسف علیخانصاحب بہادر عہدۂ دیوانی پر ممتاز رہے - علاوہ وقت مقررۂ خدمت سرکار کے اکثر اوقات بذکر و شغل معبود حقیقی رہتے تھے - جب عمر انکی قریب ہفتاد سال پہونچی اوسوقت نواب یوسف علیخان صاحب بہادر نے بوجہ ضعیفی انکی خدمت معاف فرماکر تنخواہ مقررہ بطور پنشن بدستور جاری رکھی - اُس سے بعد تا عرصۂ بیست سال علی التواتر بترجمہ و خلاصہ اُس پوتھی کے مصروف رہے اور بکمال محنت و ریاضِ شبانہ روز اُسکو انجام پہونچاکر عازم ملک بقا ہوے چنانچہ قطعہ تاریخ وفات تصنیفِ خاکسار بے یادگار درج ہی -

قطعات تاریخ انتقال لالہ چھدمی لال صاحب مولف کتاب خلاصۂ بھاگوت

ہائے افسوس اب چھدمی لال
ہوئے رحلت گرا بسوئے عدم
وقت افکار و فکر سالِ وفات
یہ کہا آہ نے بہ دیدۂ نم
لفظ یہ پانچ ہین پئے تاریخ
فکر و اندوہ و درد و رنج و غم
۱۲۹۶ع

تاریخ ثانی

ازجہان رفت چون چھدمی لال
روز از غم شدہ شب دیجور
آہ را شد خیال تاریخش
گفت ہاتف بصد غم و رنجور
بے ثمر باشند از فوتش
ابتہاج و بشاشت و مسرور
۱۲۹۶ف

جس شخص نے اس ترجمے کو سُنا دل سے خوش ہوا گویا یہ خلاصہ و ترجمہ پوتھی سری مدبھاگوت کا اہل جہان کو مثل آبحیات ہی جو مفصل ترجمہ ہی اُسکی تفصیل قریب اسّی جزو کے ہی

اِس حقیقت کا حصول انسان ہی کے جسم مین ہی ملائک اور شیاطین وغیرہ کبھی جسم مین نہین اِسی سے جو انسان کسب کرکے اِس حقیقت کو پہچانتا ہی وہی انسان کی حقیقت ہی جسمین بھلا بُرا کچھ نہین اور باقی سب انسان ہین بلکہ عالم ہین جسمین بھلا بُرا سب کچھ ہی

قطعات تاریخ خلاصۂ بھاگوت من تصنیف منشی سداسکھ لال صاحب آہ

یہ خلاصہ ہی بھاگوت کا خوب — حال سب درج ہی طریقت کا
فکر تاریخ طبع لازم ہی — یہ ارادہ ہوا طبیعت کا
بولا ہاتف سیر یقین سے آہ — خوب ہی راستہ حقیقت کا

سمبت ۱۹۸۳ — ۱۹۲۶

ایضاً

مژدہ ہو اہل دین حقیقت شناس کو — نایاب یہ خلاصۂ مقصد وضع ہوا
ہاتف نے سال طبع کہا آہ کیا لطیف — اب خوب بھاگوت کا خلاصہ طبع ہوا

مطلوب ہین ایک ارتھ یعنی حاجات ضروری دنیوی ایک دھرم یعنی حاجات اخروی ایک
کام یعنی تمنا ے دلی ایک موچھ یعنی نجات دائمی ان چارون مراتب کو راجا کو راج نیتی کے
علم اور عمل سے اور دنیا دارون کو اپنی اپنی قوم کی تفریق کے اعمال سے اور دنیا کے
چھوڑنے والے تارکون کو اپنے اپنے طریق کے کسب سے جو جسکو چاہے وہی اُسکو تجربے
دینے والا ہی فقط یہی کلام کا اختتام ہی سو یہ ہی کہ کلام کی اصل یا صوت ہی یا حرف اور
غرض کلام سے حقیقت ذات کی شناخت ہی سو وہ ذات پاک نہ صوت ہی نہ حرف ہی مگر جیسے
جھونٹ کی حقیقت جاننے سے سچ جو جھوٹھ سے پاک ہی اُسکی تصدیق ہوتی ہی ویسی ہی
صوت کی حقیقت پہچاننے سے ذات پاک کی تصدیق وجدانی ہوتی ہی سو یون ہی کہ غور کی
نظر سے صوت کی حقیقت بے حرکتی مین نام اور صورت سے پاک ہی اور حرکت مین
اسی صوت کے تین اعراب سے حروف اور الفاظ مین اور تال اور سم سے راگ مین اور
حسّ محسوس سے عناصر مین بے انتہا نام اور صورت مین وہی یہ عالم کہا جاتا ہی اسکو
علم حقیقی نے یون تصدیق کیا ہی کہ جیسے علم اور نوا اور سرور کی حقیقت ایک ذات
جانی گئی ہی اسی طرح ہستی اور ظہور اور چاہت ان تین کی حقیقت ایک شی مانی گئی ہی
وہی عالم کی کل اشیاے محسوس کا مادہ ہی اسی مادے کا نام اور صورت سے انتقال
ہوتا ہی اس انتقال مین وہ مادہ جز نام اور صورت بے انتہا بگڑتا ہی آئین انھین تینون
حیثیت سے باقی اور قائم رہتا ہی یہ علم اور حکمت کی تصدیق ہی سو صوت کی ہستی بے حرکتی
مین حرکت ہی اور سُننا صوت کا ظہور ہی اور چاہت صوت کی کیفیت حصولی ہی جو وجدان
سے سب نام اور صورتون مین موثر ہی سو اُن نام اور صورتون کی حقیقت انتقالی کو
جان کر جھوٹھ کی طرح چاہت جو حقیقت وجدانی ہی اُس چاہت سے چھوڑ کر جب سُنا
جو اُسکا ظہور ہی سو اُسکی ہستی بے حرکت مین قائم ہووے وہی خاموشی کی حقیقت
ختم کلام ہی سو وہی انسان کی حقیقت ہی اور انسان ہی عالم کی علت غائی ہی اور

(Interlinear glosses: نیتی کے سیاست ۱۲ ; عقل ۱۲ ; نقل ۱۲ ; یعنی صوت ۱۲)

انسانونکو دونون مقولہ کی تہدید سے تلقین

پرداز اس تاریخ کا یہ ہی کہ راجہ پریکھیت نام نے عابد کی بددعا سے سات روز مین اپنی
موت جانکر اپنے مرشد سے موت کے ڈر کے چھوٹنے کے واسطے اس پُران کو سنا تھا و
مرشد ان دونون مقولہ کی تشریح سے ان دونون مقولہ کے عامل اور منکرون کے
حالات سے موت کی حقیقت اور معاد کی کیفیت بیان کرکے موت کے ڈر سے نڈر کرتے ہین
اے راجہ یہ جاگنے سونے اور خواب دیکھنے مین تینون نفسون کے دورے سے جو عالم کا
قیام کہا گیا سو یہ عقل کی حقیقت ہی جو سونے مین معدوم ہوتی ہی اور خواب مین دل کے
ساتھ حواسون کے محسوسات کو بنا ہوا دیکھتی ہی اور جاگنے مین نفس کے ساتھ اعضا سے
دیکھے ہوئے کو بتاتی ہی جب اعضا تھکتے ہین تو پھر خواب مین حواسون کے ساتھ دل سے
کبھی بنا ہوا دیکھتی ہی اور کبھی نہ بنا ہوا بناتی ہی اور جب حواس تھکتے ہین تو بھول مین
گم ہو کر سوتی ہی وہی اُسکی ہستی عدم ہی جہان بنا ہوا اور نہ بنایا ہوا کچھ نہین دیکھتی اس عقل کو
اور اسکی تینون حالت کو جو قیام ذاتی ہین حیطۂ تقریر مین حال کہتے ہین اُس ایک
حال پر قائم بے حرکت جو دیکھتا ہی سو تینون حالت کا چوتھا تریا نام ہی اور ادراک ذاتی سے
چوتھے کا پانچوان سو آپ ہی اسکو آقا کہتے ہین ہوئی کہنے سننے سے پدی پر ماتما ہی سو کہتے ہین
(مقام ۱۲)
اے راجہ وہ آتما تم ہی ہو اور تمھاری ہی عقل ہی جو تمھارے دل اور نفس کے ساتھ
حواسون کی محسوسات مین اُلجھی ہی اُس عقل کو تم اپنی جانکر اسی سے دل اور نفس کا ضبط
کرکے حواسون کے عادتی محسوسات سے کھینچکر آپ اپنی ہستی مین قائم ہو جاؤ یہی موت کی
فنا ہی اور یہی باقی کی بقا ہی جسمین پیدا ہونا اور مرنا اور گرفتاری اور نجات کچھ بھی نہین
جو ہی سو آپ ہی ـ یہ سُنکر راجہ نے مرشد کے قدم پہ سر رکھدیا اور خاموش ہونا چاہا اور مرشد
راجہ سے رخصت ہو کر اپنے ذاتی سرور مین رمتے ہوئے ـ اب بیاس جی جو اس
بھاگوت پُران کے مصنف ہین سو کہتے ہین اسطرح یہ پُران چار چیز جو جہان کے

یعنی قیامت اصغر جسکا چراغ کی لو کے مانند ہر آن مین حدوث و فنا جاری ہی اسمین ایک لحظہ اور برہما کی عمر برابر ہی ایک نیمت پرلی یعنی قیامت صغریٰ جو معمول سے برہما کے ہر روز کے بعد رات مین ہوتی ہی تو برہما کی کی ہوئی مخلوق مرکب سب فنا ہو کر انکے خیال مین سما جانے سے اور زمین آسمان وغیرہ جسم اعظم باقی رہتا ہی اور برہما کی رات کی مدت تک زمین پانی مین ڈوب جاتی ہی یہ سکھوپت یعنی خواب بیخبری کی حالت مین ہر متنفس پر واقع ہوتی ہی ایک مہاپرلی یعنی قیامت کبریٰ یہ جب برہما کی عمر تمام ہوتی ہی تو کل کائنات جس ترتیب سے پیدا ہوتی ہی اُسی ترتیب سے قدرت مین سما جاتی ہی اور برہما کی عمر سے مدت تک معدوم رہتی ہی اور وقت معہود پر پھر ظہور کرتی ہی قدرت کی بے انتہائی مین انتہا نہین ہی ایک آتینتک پرلی یعنے انتہائے انتہا قیامت اکبر قدرت کے عادتی دور کو جو تواتر اور تسلسل سے لا انقطاع اور بے انتہا کہا گیا اس دور مین جو جسم والا مرشد کی تلقین وجدانی سے ذات کو پہچان کر ورزش کے کمال سے ہستی اعتباری کے اعتبار سے چھوٹ جاتا ہی سو ہستی لایزال مین باقی ہوتا ہی جسمین ممکنات کی آلودگی نہین اور اُسی مین کل ممکنات کا ظہور رہتا ہی اور فنا ہوتا ہی یہ اہل تاریخ یعنی متکلمین بید کے مقولے سے عالم کی پیدایش اور قیام اور فنا کی حقیقت کہی۔

مقولۂ اہل تحقیق یعنی بید انتیان متصوفہ

حقیقت موجود علم کے مانند بسیط سب نقایض سے پاک ہی اُسمین ادراک کی حقیقت سو قدرت ہی اور اُسکے نقیض بے ادراکی اُسکا نام عدم ہی سو وہ اُسی ادراک کے علم مین ہی اس موجود مین ظہور کی خواہش سو قدرت ذاتی مین عین ہی یعنی علم اور عدم کے پردے مین غیر ہی یعنی جہل وہی غیر ایک شی ہی جو علم مین آپ ہی اور جہل مین عالم ہی اور آپ وہ شی اعتباری صورت دیکھنے کی عادت ہی جو عدم کے پردے مین غیر کو دیکھتی ہی اور آپ کو نہین دیکھتی اور جسکو غیر دیکھتی ہی سوا حواسون کے ادراک کی صورت انتقال عدم ہی اور جسکو نہین دیکھتی سو آپ ہی جو ادراک اور بے ادراکی کے نقیض کے علم سے پاک ہی۔

صورت سے دونون کا معاون ہوتا ہی سو مطمئنہ عادت سے صاف بے حرکت ہی اور لوامہ
امارہ کی عادت حرکت اور آشوب ہی اُسی مین مرتا اور مارتا ہی سو آشوب جب حد سے تجاوز
کرتا ہی تو جسم کے پندار ذاتی شیاطین عمل سے حکم قدرتی پہ قادر ہوکر بہت مدت تک خدائی
کرتے ہین اور ملائک مغلوب ہوتے ہین جب وہ عمل انتقال کی صورت سے اجر کا موجب
ہوتا ہی تو وہ قیام حقیقی جسمین نفسون کے عادتی رواج کا دورہ یون ہی ہی جیسے خلا مین ہوا کا
اُسمین تحریک پیدا ہوتی ہی تو وہ ذوالجلال جس شان سے قدرت مین عالم کی صورت ہوا ہی
اُسی شان سے موقع کے مطابق کسی صورت مین ظہور کرتا ہی اُس صورت کا عادتی عمل
سو اشرار اور اخیار کے اعمال کا اجر ہوتا ہی اور آپ وہ صورت علم حقیقی سے جیسے اور جہان عمل کے
نتیجہ سے انتقال کی صورت پکڑتے ہین اُس انتقال سے پاک صورت کے رکھنے اور چھوڑنے
پر مختار ہوتا ہی اُسکو اوتار کہتے ہین اور حکمت سے صورت رکھنے کی وجہ صرف انسان پر ترحم ہی
کیونکہ حکم حقیقی سے انسان عبادت پر مامور ہی اور خلقت سے انسان ممکن کو ذات واجب
بے نشان کی شناخت اور پرستش ناممکن ہی اِس سے وہ ذات پاک اعمال نفسانی کو
سبب بنا کر وقت معہود پر اطلاق کی شان سے تنزل کرکے ملایک یا حیوان یا انسانون
مین ظہور کرکے چاہنے والون کو اپنی شناسائی سے کامیاب کرتا ہی اور وہی نام اور صورت
پوجی جاتی ہی کیونکہ ذات بے جہت جہات سے پاک ہی اور وہ اوتار ہر وقت مین ہر ملک
مین ظہور کرکے جو عبادت کرکے عالم کے اوضاع اور اطوار کے وقت کے مطابق اصلاح
کرتا ہی اُسکو آچارج کہتے ہین یعنی رواج دہندہ حکم مستمر لیکن قیام کی حقیقت مین جو رواج کا
استمرار کہا گیا سو رواج کی ہستی کا نام پرورت ہی یعنی تسلسل و گرفتاری اور قیام کی
ہستی کا نام نرورت ہی یعنی تسکین و آزادگی۔

فنا کی حقیقت کا بیان

اِسکو پرلے کہتے ہین فنا وقت کی میعاد کی انتہا کا نام ہی سو چار قسم ہی ایک نت پرلے

آدمیون کی نجات ہوتی ہی اور دواپر جگ مین جب لوامہ مین امارہ ملتا ہی تو ترحم کا پانون سست ہو جاتا ہی اور انسان صورت کی پرستش مین لگتے ہین اور پرستش ہی کے سچے رسوخ سے آدمیون کی نجات ہوتی ہی اور کلجگ مین جب خالص امارہ برتتا ہی تو انسانون مین حرص بڑھجاتی ہی اس سے خیرات کا پانون گم جاتا ہی اور انسان ہوا و ہوس مین لگتے ہین تو دھرم صرف ست یعنی صدق ایمان کے پانون پر نام مین رہتا ہی سو اس کلجگ کے عیب لیے اتنا ہین مگر ایک بڑا وصف یہ ہی کہ جو نجات کا مرتبہ ست جگ مین مراقبہ سے اور ترتیا جگ مین عمل کا نتیجہ چھوڑنے سے اور دواپر جگ مین پرستش کی سچائی سے بہت محنت سے بڑی دیر مین ملتا ہی سو کلجگ مین نام کی سچائی سے تھوڑی محنت مین تھوڑی دیر مین ملتا ہی اور آخر کو جھوٹھ کے بڑھنے سے جب ست صرف کا نام رہتا ہی تو پھر ست جگ آجاتا ہی یون انسانون کی عقل اور ہمت کی کمی بیشی سے دھرم کا رواج چارون جگ مین چلا جاتا ہی ۔

اوتار کی حقیقت کا بیان

یہ حقیقت قدرتی ہی اسکو کوئی یون نہین کہ سکتا ہی کہ یہی ہی اور اسیواسطے ہی مگر عالم کے قیام مین جو تین نفسون کا رواج کیا گیا سو عادتی ہی اور عادت کسیکی تابع ہوتی ہی سو ذات مقدس بے نیاز تو سب عادات سے پاک ہی مگر اسکی قدرت جو اُسی مین بھون ہی سو اپنے علم کی عادت سکون مین جو اسکو حسن سے پاک دیکھتی ہی سو مطمئنہ ہی اور مظہر اسکے ملائک ہین اور عمل کی عادت سے اُسکو عالم کی صورت کو کرکے دکھلاتی ہی سو امارہ ہی اور مظہر اُسکے شیاطین ہین اور آپ انفعال کی عادت سے ذات کے تابع ہی سو لوامہ ہی اور مظہر اُسکے انسان ہین اسی سے وہ پاک بے نیاز حکم کی شہادت سے دھرم کی حدبندی تینون نفسون کے رواج کو زمین پر وقت مین چلاتا ہی اور قدرت ہی کے عمل کو عالم کے تھال کا موجب بناتا ہی اسی سے وقت مین سال کے موسم کے مانند انسانون مین کبھی ملائک کا دورہ ہوتا ہی کبھی شیاطین کا دورہ ہوتا ہی اور وہ ذات پاک مساوات مین وقت ہی کی

عادت سے جو جنات وغیرہ موکلات سفلی کو پوجے تو انھین ملتا ہی اور تین حکمون مین تیسرا حکم عرفان ہی سو مطمئنہ کے عرفان سے کُل عالم مین ایک ذات موجود کی شناخت ہوتی ہی اور لوامہ کے عرفان سے ایک ذات کو ہر نفس مین سکھ مین خوش اور دکھ مین غمگین طرح طرح کا پہچانا جاتا ہی اور امارہ کے عرفان سے ذات مطلق کو ایک صورت مین یا ایک مورت مین مقید جانا جاتا ہی یہی شیطانیت کا مادہ ہی یہ تینون حکم جو نفسون کے لزوم سے تین تین قسم کیے گئے غرض ان تینون مین عقل کی ہمیشہ سے مطمئنہ کی عادت ہی اور اسی پر انسان مامور ہی اور دو نفسون کی عادت مین صرف اسکے انجام کی حقیقت کا بیان ہی حکم کی غرض اس سے نہین۔

دھرم یعنی طریق خیر کی حقیقت کا بیان

رواج حکمی جو کہا گیا سو چلنے کی حقیقت ہی اسکے چار رکن ہین ۔ راہ چلنا چلنے والا چلانے والا چلنے کی راہ یعنی جسمین عالم گذران ہی تو زمانہ ہی زمانہ جسکے انسانون کی عقل اور ہمت کی کمی بیشی سے ست جگ وغیرہ چار جگ کی تفریق کی گئی اور چلنا دھرم یعنی روش خیر ہی جسکی ست یعنی صدق و ایمان اور تپ یعنی ضبط دل و حواس اور دیا یعنی ترحم نرمی دل اور دان یعنی خیرات فراخی دل یہ چارون پاؤن ہین ان چار پاؤن سے مجسم شخص خیر ہی اسکو دھرم کہتے ہین سو یہ از خود نہین چل سکتے اس سے چلنے والا اسکا انسان ہی اور چلانے والا انسانون کا راجا ہی اور تینون نفس جیسے اجسام مین موثر ہین ویسے ہی زمانے مین موثر ہین اسی سے ست جگ مین جب مطمئنہ خالص موثر ہوتا ہی تو انسانون کی عقل اور ہمت مستقل ہوتی ہی تو دھرم چار پاؤن سے چلتا ہی اسمین انسانون کی نجات مراقبہ سے ہوتی ہی اور ترتیا جگ مین جب مطمئنہ مین لوامہ ملتا ہی تو لوامہ کی حرکت عادتی سے تپ کا پاؤن سست ہو جاتا ہی اور قربانی کے عمل سے کائنات کی افزونی ہوتی ہی اور اسی قربانی کے عمل کا نتیجہ نجات ہونے سے

اِس انسان کی نجات کے واسطے اسکو تین حکم سے ماموٗر کیا ہی سو وہ تینون حکم تینون
نفسون کے لزوم سے تین تین قسم ہوتے ہین ایک حکم عمل ہی سو تین قسم ہی اوّل قربانی کا
عمل ہی اِس سے جسم اعظم مین خالق کی پرستش ہوتی ہی جس سے سب فلاحات کے
ساتھ انسانون کی افزونی ہوتی ہی اسکو جگیہ کہتے ہین یہ عمل راجا پہ واجب ہی اور اہل
استعداد پر جائز ہی اِس عمل کا اجر جو مطمئنہ کے لزوم سے سامان اور ترکیب کے ساتھ بیغرض
کرے تو انسان اُس عمل کے کرنے سے جسم کے اعمال عادتی کی آلودگی سے پاک ہوتا ہی
اور خالق کی رضامندی وہی اِس نیت کا اجر ہوتا ہی اور یہی اِس عمل سے غرض ہی جو
لوامہ کی نیت سے باترکیب کرے تو دنیا مین ثروت اور عاقبت مین بہشت وغیرہ کا حصول
ہوتا ہی سو وہ ہی اور امارہ کی عادت سے اگر باترکیب کرے تو ظاہری ناموری اور تسلط حاصل
ہوتا ہی سو فانی ہی اور بے ترکیب کرے تو رغبت ہی دوسرا عمل حکمی خیرات ہی اِس سے انسانون مین
خالق کی پرستش ہوتی ہی اِس عمل کا بھی تینون نفسون کے لزوم سے قربانی ہی کے
عمل کا حکم ہی اور ترکیب اسکی یہ ہی کہ انسانون مین عارف کو سچے نیاز اور محبت سے پوجے
اور عالم کو نقد اور اجناس سے پوجے اور عوام کو احسان سے اور بھوکے کو کھانا کھلانا تو
سب پر مقدم ہی تیسرا عمل حکمی تپ یعنی ریاضت ہی اِس سے جسم مین خالق کی پرستش
ہوتی ہی نفسون کے لزوم سے اسکا بھی دونون صدر کے عمل کا حکم ہی اور ترکیب اُسکی یہ ہی
کہ دل کو نیت بد سے ضبط کرے اور زبان کو جھوٹھ اور کلام سخت سے ضبط کرے اور جسم کو
حرام سے ضبط کرے اور جسم کی اصلاح کے واسطے جو روزہ وغیرہ ریاضات حکمی ہین سو
واجب ہین اور زیادہ اُس سے جو ریاضات شاقہ ہین سو زاید ہین یہ عمل کے حکم کی تین قسم کا بیان ہوا۔ اور تین حکمون مین
دوسرا حکم عبادت کا ہی سو مطمئنہ کی عادت سے رسوخ اگر فرشتون کے مالک خالق کائنات
کو ایک مانکر پوجے تو اُس کرنے کے دل انتشار سے فراہم ہوتا ہی تو اُسی شان خالقیت مین
وصل ہوتا ہی اور لوامہ کی عادت سے جو موکلات علوی کو پوجے تو اُنمین ملتا ہی اور امارہ کی

پہونچا وہان ایک بڑ کا درخت دیکھا اُس درخت کے ایک پتّے پر ایک طفل کو اپنے پانوٗن کا
انگوٹھا چوستے ہوے دیکھا جب ہی یہ رکھشیر اُسکے نزدیک گیا تو اُسکے دم کے ساتھ
اُسکے شکم مین چلا گیا اور وہان ایسا ہی جہان بنا ہوا دیکھا اُس جہان مین اپنے
مکان کو پاکر پرلے کی مدت تک رہا پھر جب اُس طفلک کا دم باہر آیا تو اُس دم کے
ساتھ باہر آکر دیکھا تو وہی وقت ہی اور وہی عبادت کا مقام ہی جس مقام پر عبادت کے
ارادے کے وقت طوفان کو آتے ہوے دیکھا تھا یہ قدرت کا تماشا ہی جو سونے کو کرتی ہی
اِسمین شک لانا قدرت بجھنے مین شک ہوتی ہی کیونکہ شک حد ہی اور بے حد مین حد نہین ہی
سوئی وہ راجا سورج کا بیٹا ہو کر ساتوان آدم ہوا جسکی بہتر چوکڑی کی مدت مقرری مین اب
اٹھائیسوین چوکڑی کا کلجگ برت رہا ہی جسکے اتبک کم پانچہزار برس گذرے ہین اور آیندہ ہونے والے
سات آدم کے نام اور اُنکی اولاد کا خلاصہ بھی ترجمے مین لکھا گیا ہی یہ رواج عادتی کا بیان ہوا —

بیان رواج حکمی

جاگنے اور خواب دیکھنے اور سونے کی صورت سے جو مطمئنہ وغیرہ تینون نفسون کا
رواج عادتی کہا گیا اُنمین مطمئنہ صاف بے کدورت ہی اسی سے اُسمین ذات کی شناخت
ہوتی ہی اور لوامہ اور امارہ کی عادت آشوب ہی اس سے دونون ذات کا پردہ ہین
سوئی عالم کا حدوث و فنا ہی اسی سے خالق کارساز نے عالم کے کل معاملات مین نفس
مطمئنہ کو دونون کا مقام بناکر مقدم رکھا ہی اور انسان کے جسم مین عقل اور دل اور نفس کو تینون
نفسون کی عادات کا مبدا اور مرجع بنایا ہی اُنمین عقل کو مقدم رکھا ہی یعنی عقل کے علم سے جسم کی فلاح کا
جو کام تجویز کیا جاتا ہی اُسمین دل ارادہ کرتا ہی اور نفس کے کرتب سے وہ کام صورت پکڑتا ہی اِس
ترکیب سے جسم کا گزارہ ہوتا ہی اور اِس گزارے سے غرض یہ ہی کہ انسان عادات جسمی سے عالم کے
سلسلے کو جاری رکھے اور عقل کی شناخت سے ذات خالق کو پہچانے تو جسم کے عادات مین
گرفتار نہووے اِسی کا نام نجات ہی اسی سے عقل مین اپنی شناخت کا مادہ رکھا ہی اور کمال ترحم سے

اور اوتار علیحدہ علیحدہ پیدا ہوتے ہین اور ہر ایک آدم کی اولاد کچھ کم بہتر چوکری جگ کی
مدت تک زمین کا راج کرتی ہی اس مدت کو منونتر کہتے ہین اور زمانے مین جو چار جگ کی
تفریق کی گئی سو انقلاب سے آدمیون کی عقل اور ہمت اور عمر کی کمی بیشی کی مقدار ہی یعنی
آدمیون کی عمر طبعی جو سو برس کی مقرر ہی یہ مقدار دم کے شمار سے متعلق ہی اور دم کی حرکت
عقل اور ہمت کے استقلال سے متعلق ہی اسی سے جو ست جگ مین آدمیون کی عقل اور
ہمت مستقل ہوتی ہی تو عمر طبعی کے انفاس مقرری لاکھ برس مین چلتے ہین تو لاکھ برس کی
عمر ہوتی ہی اور ترتیا جگ مین دس ہزار برس کی اور دواپر جگ مین ہزار برس کی اور کلجگ مین
آدمیون کی عقل اور ہمت کی بے استقلالی سے سو برس کی عمر بلکہ بعضے کسو کی ہوتی ہی سو
برمھا کی نصفی عمر کے بعد کا پہلا روز جو باراہ کلپ نام ہی اسکے چودہ آدم مقرری سے
چھ آدم گذر چکے چھٹے آدم کے منونتر مین وقت کی وہ حقیقت جسمین ایک لحظہ اور برمھا
کی رات کی مدت برابر ہوئی سو ظاہر ہوئی کہ اس منونتر مین ایک راجا نے اس نیت سے
تپ کیا کہ مین پرلے یعنی قیامت کو دیکھون اور ایک رکھیشر نے پانچ منونتر کی مدت مین
عبادت کر کے یہ چاہا کہ مین قدرت کا تماشا دیکھون ان دو وجہ کی تقریب سے برمھا کو
دن مین نیند آئی تو سب مخلوق پانی مین ڈوب گئے کیونکہ پرلے برمھا کی نیند کا نام ہی در
حقیقت ہی تو بید جو علم حقیقی ہی سو خواب مین اسکے منہ سے نکل پڑا اسکو ایک دیو ہائی
لیگیا تو وہ راجا جو اس طوفان کو دیکھکر گھبرایا تو اسکے واسطے ایک کشتی آئی اُس ناؤ پر
وہ راجا سات رکھیشر ون کے ساتھ اشیاء ضروری کو لیکر سوار ہوا تو کارساز مطلق نے
مچھ کی صورت رکھکر اُس کشتی کو اپنے سینگ سے باندھ کر پرلے کی مدت تک رکھا اور جب
برمھا بیدار ہوا تو اُسی صورت سے دیو کو مار کر بید برمھا کو لا دیا اور اُس رکھیشر نے
شام کے وقت عبادت معہود کا ارادہ کرتے ہوے دیکھا کہ طوفان آیا اور کل عالم پانی
مین ڈوب گیا اور آپ اُس پانی مین بہت مدت تک ڈوبتا اور اچھلتا ہوا ایک جزیرہ مین

خواب ۱۲

شاخ ۱۲

عرفی ہوسے اسکو ایک چوکڑی کہتے ہین یہ چوکڑیان جب ہزار مرتبہ دور کرتی ہین تو برمھا
یعنی مولو د اول کا ایک دن ہوتا ہی اسکی مدت چار ارب بتیس کرور سال متعارف ہی اسکو
کلب کہتے ہین اتنی ہی مدت کی رات ہی دن کے طلوع مین جب برمھا جاگتے ہین تو اس
عالم کو بنا ہوا دیکھکر اپنے کرتب سے ایسا بناتے ہین اور جب رات ہوتی ہی تو برمھا سوتے
ہین تو برمھا کا بنایا ہوا عالم فنا ہوکر انکے خیال مین رہتا ہی جیسے کوئی بڑا راجا جاگنے مین
حکمرانی کرتا ہی اور سونے مین وہ حکمرانی اسکے خیال مین محو ہوتی ہی ان دن رات کے
برسون سے برمھا کی سو برس کی عمر ہی وہی عالم کے قیام کی مدت وقت کی ہستی کہتے ہی
سو کہتے ہین جو مقدار کی حد مین گرفتار ہی انھی کو یہ وقت ہر حال مین دہشت دہندہ ہی چنانچہ
برمھا کی عمر کی اتنی بڑی مقدار جو کہی گئی سو نصفی یعنی عمر آدھی پچاس برس کی گذر گئی حساب سے اس
مدت مین اٹھارہ ہزار مرتبہ عالم کی پیدائش اور فنا ہوئی اب اکاونن سال کا یہ پہلا روز ہی
اسکا بارہ کلب نام ہی یہ ہستی میعادی کا بیان ہوا۔

ہستی رواجی کا بیان

اسکو پرورت کہتے ہین رواج اس میعاد مین تینون نفسون کا ہی سو وہ دو قسم ہی ایک عادتی ایک حکمی

رواج عادتی کا بیان

تینون نفس قدرت کے عادات ہین مطمئنہ علم کی عادت ہی جو وجدان مین عین ذات ہی اور با
حواسون کا ادراک جاگنے کی صورت ہی پیدا ہونا اور مرنا گرفتاری اور نجات وغیرہ عالم کے
کل معاملات کا اسی جاگنے مین رواج ہی اور لوامہ خیال کی عادت خواب دیکھنے کی صورت
ہی اور امارہ جہل کی عادت سونے کی صورت سے عالم کے قیام مین مولود اول کی ابتدا سے
سب مخلوق کا انھین تینون حالت عادتی مین رواج ہی سو برمھا کے جاگنے کی مدت جو
ہزار چوکڑی یعنی چار ارب بتیس کرور سال کلپ نام کہی گئی اس مدت مین چودہ آدم
پیدا ہوتے ہین اور ہر آدم کے ساتھ سات رکھیشر اور ملایک کا راجا جسکو اندر کہتے ہین

یہ انسان عالم کے درخت کا پھل ہی اور اس پھل مین وہی تخم ہی جس سے یہ درخت پیدا ہوا ہی

عالم کے قیام کا بیان

قیام کی حقیقت وقت ہی سو وقت بذات خود بے حرکت ہی جیسا اب ہی ایسا ہی تھا ایسا ہی ہوگا عالم کے حدوث کی حرکت سے اسکے ماضی اور مستقبل اور حال تین نام قرار دیے ہین ماضی اور مستقبل کا وسط جو حال ہی وہی عالم کے قیام کی حقیقت ہی اس قیام کی دو ہستی ہین ایک میعادی ایک رواجی ہستی میعادی دو قسم ہی ایک لطیف ایک کثیف +

ہستی لطیف کا بیان

چرخ گردون کا ایک دورہ جو سورج کے طلوع و غروب سے دن رات کہا جاتا ہی اسکے ساٹھ حصہ کرکے ایک حصہ کا نام گھڑی ہی اس گھڑی کے اکیانوے لاکھ بارہ ہزار پانچ سو حصے مین کا ایک حصے کا نام ترسرین ہی اور ترسرین اُن ذرات کو کہتے ہین جو سوراخ مین سورج کی شعاع سے اُڑتے دیکھ پڑتے ہین اسکے اٹھارھوین حصے کا نام پران ہی یعنی اعتبار سے پرے یہ ہستی لطیف ہی اصل اُسکی خواہش ازلی کی حرکت کی آن ہی اس ہستی مین ایک لحظہ اور برہما کی عمر کی مُدت برابر ہی۔

ہستی کثیف کا بیان

سورج کے طلوع اور غروب سے جو دن رات کہا گیا سو یہ دن رات کہین ایک مہینے کا ہوتا ہی اور کہین ایک سال کا ہوتا ہی اور کہین بارہ برس کا ہوتا ہی اسکو جگ کہتے ہین اور کہین تیس برس کا ہوتا ہی اسکو کرن کہتے ہین یہ نجوم سے سات ستارون کا حساب ہی اور سات ستارے جنکو بنات النعش کہتے ہین انکا ایک دورہ چھتیس ہزار برس ہوتا ہی اسکے بارہ دورے کی مُدت جو چار لاکھ بتیس ہزار سال عرفی ہوے اُسکو کلجگ کہتے ہین اور اُسکے دو چند کو دواپر جگ کہتے ہین اور اسکے سہ چند کو ترتیا جگ کہتے ہین اور اسکے چہار چند کو ست جگ کہتے ہین چارون جگ کی مُدت جو تینتالیس لاکھ بیس ہزار برس

اور بید کے منتر ہے شتعل ہوتی ہین اور ایک پتر یعنی اب الآبا کو منسوب ہوئی اُس سے
وہ لوازم پیدا ہوے جنسے اپنے بزرگون کی روح پر صدقہ دیا جاتا ہی اور ایک ملک اعظم
جو قیامت پر مامور ہین اُنکو منسوب ہوئی اُنھون نے اپنے لائق اولاد تجویز نکی اس سے
لاولد رہے اسطرح آدم اولین کی تین لڑکیون کی اولاد سے قربانی اور خیر کے لوازم
اور سب اصناف کا تناسل تزوّج سے جاری ہوا اور آنھین کے دو لڑکون کی
اولاد سے انسانون کا تناسل جاری ہوا بڑے لڑکے کی دو قبیلہ ہوئین ایک
خوش نیت ایک خوش خواہش خوش نیت کے ایک لڑکا ہوا اُسنے پانچ برس کی عمر مین
ارادہ صحیح سے مرشد سے بدنیت پاکر وہ عبادت کی جس سے وہ دیکھنے کی صورت جو
تپ کر کے مراقبہ مین دیکھی جاتی ہی اُسکو دیکھا اور اُسکے حکم سے چھتیس ہزار برس زمین کا
راج کر کے خالق کو پوجا اور آخر کو اُس مقام کو پایا جو فلک البروج کا مرکز ہی اُسی کو
قطب کا ستارہ کہتے ہین اور اُسکی اولاد آدم اولین کی میعاد تک رہی اور دوسرا قبیلہ
خوش خواہش کے ایک لڑکا پیدا ہوا سو وہ اُن ملائکون کے ہاتھ سے مارا گیا جو خزانہ غیبی پر
متعین ہین کیونکہ خواہش دنیوی کی یہی حقیقت انتقالی ہی اور آدم اولین کا چھوٹا لڑکا
اول مرشد کی تلقین سے عرفان کو پاکر تارک دنیا ہوا اور بھیر برھما یعنی مولود اول کی
تمدید سے جو راج پر بیٹھا تو ایک پہیے کی رتھ پر سوار ہو کر سات مرتبہ کرۂ زمین کے گرد
پھرا اسو پہیے کی لکیر سے سات سمندر ہوے اُنکے درمیان کی زمین وہی سات دیپ
کہی گئی آخر کو اپنے سات لڑکون کو ساتون دیپ کا راج دیکر آپ عرفان ذاتی سے
ذات مین واصل ہوا اُسی کی اولاد سے ساتون دیپ مین انسانون کا تناسل جاری ہوا
اسطرح مولود اول سب اصناف عالم کے پیدا کرنے کے بعد آپ انسان کی صورت
زن و مرد ہوا اور اِن دونون کے قربت سے پیدائش کے تناسل کا تسلسل اور سب
مخلوق کے رزق کا حصول دیکھکر آپ بے جسم ہو کر اپنے مقام اصلی مین قائم ہوا اُس سے

وہ صورت لحظہ مین بڑھکر پانی مین گھسکر جس زمین کو اپنے دل مین رکھکر پانی مین سیپ پر سو گئی تھی وہان سے لاکر پانی کے اوپر اپنے سُم سے قائم کیا اور پھر اُس جسم کو چھوڑکر جسم کے سب اندام اور اجزا سے ہر شی کا تخم زمین مین بویا اُس سے سب مخلوق کی غذا کا سامان پیدا ہوا تو برمھا نے وہ علم جو آپ اُس دیکھی ہوئی صورت سے پایا تھا سو اُن دس صورتون کو جنکو ریاضت پر مامور کیا تھا بید کے نام سے پڑھایا اُنکو رکھیشر کہتے ہین اُنھون نے اُس علم سے عمل کی یہ باریکی کہ اِس عمل سے اِس ترکیب کرکے یہ نتیجہ ظاہر ہوتا ہی اُسکو جانا تو ان دونون زن و مرد نے قربانی کا سامان زمین کی روئیدگی سے پاکر رکھیشرون کی بتلائی ہوئی ترکیب سے عالم کی تناسل کی نیت سے جسم اعظم کی دہن یعنی آگ مین خالق اجر دینے والے کی پرستش کی اُسی کو جگیہ کہتے ہین اُس نیت سے جسم اعظم کے حواس اور اندام جو آبا و علوی ہین اُسے رحمت کی صورت باران نازل ہوا وہی غلہ وغیرہ روئیدگی کا تخم ہوکر بڑھا اُسکو جو خورندون نے کھایا اُس سے نطفہ پیدا ہوا تو اِن دونون مرد و زن کی نیت کے امتزاج سے تین دختر اور دو پسر پیدا ہوے سو تینون دختر برمھا کے حکم سے اُن دس رکھیشرون سے تین شخصون کو منسوب ہوئین اُنمین ایک کے نو لڑکیان پیدا ہوئین اُنسے ملائک اور رکھیشر اور شیاطین کے تناسل کا سلسلہ جاری ہوا اور ایک پسر موجد اول کی شان پیدا ہوا اُنھون نے وقت سے گما ہوا سانکھیہ شاستر یعنی علم تحقیق عدد ظاہر کیا اور ایک لڑکی کے ایک پسر موجد اول کی شان اور ایک دختر پیدا ہوئی سو برمھا کے حکم سے اِن دونون کا باہمدگر تزوج ہوا اُس سے قربانی کے لوازم خیرات وغیرہ پیدا ہوے اور ایک لڑکی کے سولہ لڑکیان پیدا ہوئین اُنمین تیرہ خیر کو منسوب ہوئین اُنسے سکھ یا منت صبر محبت وغیرہ خیر کے لوازم پیدا ہوئے جن سے عالم مین فلاح کا ظہور ہی اور ایک آتش کو منسوب ہوئی اُس سے اُنچاس آتش پیدا ہین جو قربانی کے ہوم مین پوجی جاتی ہین

پا کر اول جہل کے مادہ سے غفلت شہوت غضب طمع دہشت یعنی موت پیدا کی یہ پانچون
موت کا مادہ ہین انسے بھلا نہ مانا تو مراقبہ مین جا کر مطمئنہ کی چار صفت علم حکمت بے تعلقی
زہد کا مجموعہ چار صورت ایک شکل ایک سیرت کی پیدا کین یہ چارون زندگی کا مادہ ہین ان
چارون کی پانچوین حیات حقیقی ہے یہ ہمیشہ پانچ برس کی رہتی ہین اور نطفہ انکا اوپر کو
جاتا ہے اُنسے جو برھمانے پیدایش کرنے کو کہا تو انھون نے انکار کیا اُس انکار سے جو
غصے نے ظہور کیا اُسکو برھمانے باطن کے ضبط سے روکا تو وہ غصہ ابروے راست سے
طفل کی صورت روتا ہوا نکلا اُسکو برھمانے مطمئن کر کے رُودر نام رکھا اور خلا وغیرہ
پانچ عنصر اور سورج چاند حواس دل دم ریاضت ان گیارہ مقام پر گیارہ نام سے
گیارہ قدرت کے ساتھ رکھکر پیدایش کرنے کو کہا تو اُنھون نے گیارہ مقام پر گیارہ
قدرت سے امارہ کی صفت شیاطین اور جنات وغیرہ پیدا کیے اُنسے بھی برھمانے
بھلا نہ مانا تو انکو اُس پیدایش سے باز رکھکر ریاضت مین قائم کیا تب ریاضت کے قیام مین:
صورت جہل مین شیطانیت کا مادہ ہے اور علم مین فناے محسوسات کا مادہ شان قیامی ہے اور پھر
اپنے دس حواس سے دس صورت اور پیدا کین اُنکو اُسی تپ کرنے کی اجازت دی جو آپ کیا تھا پھر
برھمانے دھرم یعنی خیر جس سے زندگی ہوتی ہے اور ادھرم یعنی شر جس سے موت ہوتی ہے اور کل اصناف
عالم جو آپ کبھی تھین سو سب اپنے جسم کے اعضا اور اجزا سے پیدا کین مگر کسی سے سلسلہ تناسل کا جاری نہوا
اور سبنے اپنی اپنی غذا چاہی تو برھما متامل ہو کر پھر مراقبے مین گئے وہان سے برھما کا جسم راست مرد ہو کر نکلا
اُسکا نام سوینبھو ہوا یعنی خود پیدا اسکو منو یعنی آدم اولین ہوا اور برھما کا جسم چپ عورت ہو کر نکلا اُسکا نام
ستروپا ہوا یعنی صورت صدق یہ اپنی صورت موجودات سے پیدا ہوئی برھمانے سابق مین نہین
دیکھی تھی جب برھمانے انکو پیدایش کرنے کی اجازت دی تو انھون نے پیدایش کے قیام کی جگہ چاہی تو
پھر برھما متامل ہوئے تو برھما کی ناک سے انگشت کی مقدار خنزیر کی صورت نکلی اور وہ اس صورت کے ظہور کی ہے کہ
پانی مین جسقدر عمیق ہووے اُسکی حدتک اُسکی صورت کی زندگی ہے یہ موجودات کی نشان کا پہلا ظہور ہے

قیام پر ایک صورت خوبصورتی کی حد اُس صورت کی ناف مین کمل اور کمل پر بیٹھا ہوا
آپ کو دیکھا تو دل ہی دل مین اُس صورت کو سجدہ کر کے چاہا کہ یہ صورت مجھسے کچھ کہے ہمکو
تو اُس صورت نے اُسکے سر پر ہاتھ رکھا تو چودہ طبق بنے ہوئے دکھائی پڑے تو کہا کہ
اس تیرے دیکھے ہوے کے اول اور آخر ہم ہی ہین اور درمیان مین یہ جو کچھ ہمارے
سوا اور دیکھ پڑتا ہی سو ہماری قدرت کا طلسم ہی موجود اسمین ہم ہی ہین جیسے بہروپیا
اپنی صنعت کے بنائے ہوئے بہروپ مین اور طلائی بنے ہوے زیورون مین یعنی
اُنکی جزویت ہر فرد مین موجود ہماری ہستی ہی اور کلیت مین سب ہم مین ہین اور ہم جسم
مادہ سے پاک ہین سوئی اسکے بنانے والے ہین نفی اور اثبات سے تحقیق کل اسی مین ہی جاننے والے کو
جاننے کیواسطے اتنا ہی بتانا کافی ہی فقط اور تمنے جو اپنے جسم کے اعتبار سے ہمکو آپ سے غیر جان کر
باہر ڈھونڈا تو نپایا تب ہمنے تپ تپ کی آواز سے تمکو آگاہ کیا اُس آواز مین جو تم دل
اور حواسون سے فراہم ہوے یہی تپ کے لفظ کے معنی اور حقیقت ہی اور یہی باہر سے
سمٹ کر اپنے مین فراہم ہونا ہمارا حضور ہی اس سے اب ہم تمہارے ہی اندرونہ مین
موجود ہین اور حقیقت مین جو تم ہو سو عین ہم ہی ہین اس سے اب تم ہم مین اپنے
دیکھے ہوئے کو ہماری مرضی جان کر اپنے کرتب سے اسکو ایسا ہی بناؤ مگر تم پھر بھی تپ
کرو تو اسکے بنانے کی قدرت پاؤگے کیونکہ اس تپ کی حقیقت وہی ہمارے پیدا کرنیکی
قدرت ہی اور تم ہماری توجہ سے ہمارے سمجھائے ہوئے حقیقت کو یاد رکھکر اپنے کرتب مین
نہین بھولوگے یعنی ہمہ جہت موجود ہمکو جانوگے ایسا کہکر وہ صورت غائب ہوگئی
اور برہما اسی کمل پر تپ مین مستغرق ہوئے جب مدت معہود مین جو تپ کر کے قوت
پائی تو وہ اندھیرا اور ہوا اور پانی سب پی لیا پھر اُس کمل کو آسمان تک پھولا ہوا دیکھکر
اُسکے تین طبق کیے پھر چودہ طبق کیے پھر جسم اعظم کے اجزا یعنی شے اعظم نفس کل قواے ادراک
عادت حواس عناصر بسیط جبل عارضی ان جہۃ اشیا قدرتی کو اپنے جسم کا مادہ

جسم مرگ ۱۲

صفائی سے انعکاس کی صفت پیدا کی تو وہ بیضہ ادراک ذاتی کے پرتو سے زندہ ہو کر
انسان کی صورت ہوا اُسکو آدپُرکھ کہتے ہین یعنی موجود اول زمین اس جسم کی کمر ہی اور
زمین کے نیچے کے سات طبق اُسکے نیچے کے اندام ہین اور اوپر کے سات طبق اسکی کمر سے
اوپر کے اندام ہین لامکان اس جسم کا سر ہی اطراف کان ہین سورج آنکھ ہی آگی دہن ہی
مٹی گوشت ہی پہاڑ استخوان ہین سمندر شکم ہی ندیان خرد و کلان عروق اور شریان ہین
روئیدگی موے بدن ہین منہ نطفہ ہی ہوا دم ہی بخشش اور جزا دونون ہاتھ ہین صفت
ایجاد اُسکا دل ہی صفت پرورش عقل ہی صفت فنا اُسکا قہر ہی اُسکو بیراٹ کہتے ہین یعنی
جسم اعظم سو انسانون کے اعتبارات مین اپنی اپنی اصطلاحات سے اُسکے بہت نام ہین
نام جتنے ہین سب اسی مین ہین اور اسیکے ہین اور اہل ہند سب وتارون کو اسیکی
شان مانتے ہین پھر اس جسم مین نفس امارہ کی عادت سے سونا اور لوامہ کی عادت سے
خواب دیکھنا اور مطمئنہ کی عادت سے جاگنا پیدا ہوا تو موجود اول نے جوگ یعنی حکمت کی
ترکیب سے خواہش ازلی کی تینون شان یعنی وقت عادت حرکت اور پانچون عنصر کو نفس امارہ
مین رکھکر اپنے خواب کا فرش بنایا اُسکو شیش (حرکت بے ارادہ ۱۲) کہتے ہین یعنی باقی مکونات اُسپر علم کی تعطیل
سے قیام حکمتی مین سویا اُسکو سادہ کہتے ہین یعنی استغراق ذاتی پھر جب وقت معہود پر
بیدار ہوا تو اپنی یکتائی سے بھلا نہ مانا وہی بھلا نہ مانا آپ مین دوسرا سا ہوا تو اُسکی ناف مین یا
اُسکی ناف سے ایک نال نکلا اُسمین کنول کا پھول کھلا اس پھول مین ایک شخص
پیدا ہوا جسنے آپ کو عدم سے پیدا ہوا مانا اُسکو برہما (نیلوفر ۱۲) کہتے ہین یعنی مولود اول سو وہ اُس
قیامت کے اندھیرے مین ہوا اور پانی کے تلاطم سے کنول کو تہ و بالا ہوتے دیکھ کر گھبرا کر
بہت مدت تک کنول کی نال مین نیچے کو چلا تو انتہا نہ پائی اس سے پھر کنول پر آکر متشوش
ہوا تو پانی سے تپ تپ ایسا آواز سنا تو یہ دل اور حواسون کو سمیٹ کر اُسی آواز پر
چھتیس ہزار برس تک قائم ہوا تو اپنے ہی اندر دل مین وہ پانی اور پانی مین قیام اور

گرمی پیدا ہوئی اُس سے آتش نے ظہور پایا پھر آگ مین تینون کی حرکت سے مزہ پیدا
ہوا اُس سے پانی نے صورت پکڑی پھر پانی مین چارون کے امتزاج سے بو پیدا
ہوئی اُس سے مٹی پیدا ہوئی اسطرح نفس امارہ کی حرکت سے آواز مساس رنگ مزہ
بو یہ پانچ محسوس لطیف پیدا ہوئے اور خلا ہوا آتش آب خاک پانچ عنصر کثیف پیدا ہوئے
اور یہ پانچون اپنی اپنی صفت اور عادت اور عمل سے علیحدہ علیحدہ مربوط ہین اُسکو
نقشے کے طور پر لکھا جاتا ہی

نام عنصر	صفت	عادت	عمل
خلا	آواز	بےحرکتی	خالی ہونا
ہوا	آواز مسّ	ترچھا چلنا	خشک کرنا
آتش	آواز مسّ رنگ	اوپر کو چلنا	جلانا
آب	آواز مسّ رنگ مزہ	نیچے کو چلنا	سرد کرنا
خاک	آواز مسّ رنگ مزہ بو	کرختگی یعنی سختی	اوپر رکھ لینا یعنی برداشت

اسیطرح نفس لوامہ کی حرکت سے
سامعہ لامسہ باصرہ ذائقہ
شامہ پانچ آلات علمی پیدا ہوے
انسے پانچ محسوس لطیف کا
علم ہوتا ہی اور گوینده اور خازندہ
روندہ عضو بول عضو براز
پانچ آلات عملی پیدا ہوے
اِن سے پانچون محسوس کا عمل
ہوتا ہی اسیطرح نفس مطمئنہ کی حرکت سے پانچ قوت علمی ہوئین جو آلات علمی کی مدرک
ہین اور پانچ قوت ارادی ہوئین جو آلات عملی کی محرک ہین یہ سب خواہش ازلی سے
قدرت بیچونی کے ایجاب مین دفعتہً یا بہ ترتیب خود بخود ہوگئے مگر فرداً فرداً کچھ نکر سکے
تو شخص اعظم مین قدرتی علم سے عقل پیدا ہوئی اور قدرتی ارادے سے ترکیب پیدا ہوئی
اور قدرتی جہل سے دم پیدا ہوا اِن تین سے سب ہمہ گر مین ملکر بیضے کی تشکل ہوگئے
تو ایجاب قدرتی نے پانی کی صورت پکڑی یہ پانی عناصر سے علیحدہ ہی اُس پانی مین
وہ بیضہ مدت معہود تک رہا پھر وقت معہود پر جب عقل نے علم کی حقیقت قیامی مین قائم ہوکر

مقولہ سو کلام کی غایت ہی اِس سے اول اہل تاریخ کا مقولہ لکھا جاتا ہی۔

مقولہ اہل تاریخ یعنی متکلمین

ذات موجود بے نشان بے صفت مین جیسے نمونے سے کہنے سننے سے پاک ہی ویسے ہی اُسکی قدرت بیچونی جو اُس سے غیر نہین صفات کی بے انتہائی سے کہنے سننے سے بری ہی یہ سب کہنا سننا اُسی مین ہی وہ قدرت اُس صفت سے کہ ذات کی تابع ہی مجبور ہی اور اُس صفت سے کہ ذات کے ادراک سے مستفیض ہو کر سب کچھ کرتی ہی مختار ہی مجبوری اور مختاری دونون قدرت کی صفت ہین اُس پاک بے نیاز مین ظہور کی خواہش وہی قدرت کی صفت مجبوری مین ایجاب کی صفت ہوئی تو قدرت مین ذات کی خواہش سو علم ہوئی اور اپنی مجبوری سو جہل ہوئی اُس علم سے جو ذات بے نشان کو پہچانا تو ہستی اور حیات اور سرور ذاتی کی حقیقت سے سچد آنند نام کہا یہ تینون ذات موجود کی حقیقت ہین صفت نہین ہین اور ایجاب مین خواہش کی آن کو قدرت کی شان سے اُسی اپنے علم کی صفت مین رکھا سو اُرہوا اور خواہش کو افعال کی شان سے اپنے انفعال کی صفت مین رکھا سو ظہور ہوا اور خواہش کی حرکت کو عمل کی شان سے اپنے جہل کی صفت مین رکھا سو تاریکی ہوئی اِن تین شان نے جو قدرت کے ایجاب مین ایک صورت پکڑی اُسکو مہاتت کہا گیا یعنی شئ اعظم یہ ہستی علم ارادہ عمل کا تخم ہی اور سب عقلون کی اصل حقیقت ہی پھر اِس ہستی مین جو حرکت علمی ہوئی اُسکو اہنکار کہا گیا یعنی خودی نفس کل پھر نفس مین جو حرکت ارادی ہوئی اُس سے تین عادت پیدا ہوئین علم سے عادت مطمئنہ اور ارادے سے عادت لوامہ اور عمل سے عادت امارہ یہی تینون نفس کہے گئے پھر نفس امارہ مین جو حرکت عملی ہوئی اُس حرکت نے آواز کی صورت پکڑی وہ آواز جہل کی تاریکی مین محیط اور محاط ہوئی اُسکو آکاس یعنی خلا کہا گیا پھر آکاس مین آواز سے مس کی حرکت ہوئی اُس سے ہوا ظاہر ہوئی پھر ہوا مین آواز اور حرکت سے

مجسم مان کر اسی کو عالم کا خالق مانتے ہین اور بے جسم کو معدوم مانتے ہین انکو کال بادی
کہتے ہین یعنے دہریین ۔ اور بعضے عادت پر اٹکے ہوے ہین سو خالق کے بدون
صرف نر و مادہ کی عادت سے عالم کو خود بخود پیدا ہونا قدیم مانتے ہین انکو سوبھاؤ بادی
کہتے ہین یعنی شائین اور بعضے عمل پر اٹکے ہین آئین جو خالق کے انکار سے عاقبت کے
منکر ہین سو عالم کا شہود عمل کی صورت مان کر عمل ہی سے جسم مین لذائذ شہوی کے
حصول کو حصول حقیقی مانتے ہین انکو ناستک کہتے ہین یعنے ملحدین اور بعضے آئین
جو عاقبت کے قائل ہین سو جیسے دنیا مین کاشتکار وغیرہ اپنے عمل کو اجردہندہ
مانتے ہین ویسے ہی عاقبت مین عمل ہی کو نیک و بد کا اجردہندہ مانتے ہین انکو میمانسک
کہتے ہین یعنی بعض متکلمین اور بعضے جو آئین عمل کا ہونا و رعمل کا اجر دینا حاکم کے حکم سے
جانتے ہین انکو سانکہ کہتے ہین یعنی متشرعین اور بعضے جو ترکیب حکمتی سے عالم کا شہود اور
ترکیب ریاضی سے اسکا بطلان مانتے ہین انکو جوگی کہتے ہین یعنی اشراقیین اور بعضے
عالم کو خالقیت اور مخلوقیت سے پاک ذات موجود کے علم قدرتی کا ظہور مانتے ہین انکو
بیدانتی کہتے ہین یعنی متصوفین یہ سب ہر چند عقل کے نفسانی اختراعات سے ہمدگر مین
اختلاف رکھتے ہین اور دہریین شائین ملحدین بعض متکلمین چار عقیدے کو عقل کے
انتشار سے ذات قیوم کے قیام کا انکار ہی مگر اس تاریخ مین سب کے قول کو ترکیب حکمتی
سے یون ثابت کیا ہی کہ قادر بے نیاز کی خواہش سے قدرت بھونی کے علم مین حکمت
ترکیبی عمل سے عادات سے مرکب عناصر کا جسم سو وقت معہود پر ادراک ذاتی کے
پرتو سے زندہ ہو کر قادر کی مرضی تک قائم رہتا ہی اور جب مرضی نہین ہوتی تو اسی ترتیب
سے قدرت کے علم مین سما جاتا ہی اور قدرت وہ ہی کہ ذات کی خواہش سے سب کچھ
کرنے والی ہی اور بے خواہش آپ بھی کچھ نہین اس حقیقت کو اس بھاگوت پران مین اہل تحقیق
اور اہل تاریخ کے مقولہ سے دو طرح لکھا ہی وہی کلام کی حقیقت ہی ۔ اسمین اہل تحقیق کا

انسان ہی کو اپنی پہچان کا علم بخشکر کلام حقیقی سے اُسکو اپنی مرضی سے آگاہ کرکے
وہ عمل تلقین کیا ہی جس سے عالم کی ثروت کے ساتھ اُسکی افزونی اور پرورش ہوئے
سو وہ عمل کاشتکاری ہی یعنی کچھ بونا اور کاٹنا اور تخم اسکا قربانی ہی جسکو جگیہ کہتے ہین
جو جاگتے مین جاگتے حاکم کے حکم سے ترکیب کے ساتھ سامان مقرری سے تم اعظم مین
خالق بے نیاز کی پرستش کیجاتی ہی تو مخلوق کی پیدایش کا نطفہ جو باران رحمت ہی سو
وقت پر خاطر خواہ برستا ہی اُس سے عالم کے ساتھ انسانون کی افزونی ہوتی ہی
اور اُس عمل پر انسان کو اس حکم سے مامور کیا ہی کہ اپنے کرتب کو خالق کی مرضی جان کر
اُس عمل سے بےغرض ہوکر صرف خالق کی رضامندی چاہے تو اُس عمل کرنے سے
عالم کا سلسلہ جاری رہتا ہی وہی خالق کی مرضی ہی اور اُس پر نتیجہ کی نیت نکرنے سے
انسان جسم کے عادتی عیب کی آلودگی سے چھوٹکر حکم کی بجاآوری سے نجات دائمی کے
قابل ہوتا ہی اسیطرح خالق بے نیاز اپنی مرضی سے اس عالم کو پیدا کرکے اپنی مرضی تک
رکھتا ہی اور اس عالم مین جیسے انسان کو قدرت کے پردے مین آپ سے علحدہ
کرکے اُسکے کرتب سے عالم کو کرواتا ہی ویسے ہی حکم کی بجاآوری سے قدرت کا پردہ
اُٹھاکر عرفان سے آپ مین ملاتا ہی اور جب اس عالم کو مٹایا چاہتا ہی تو انسانون ہی کی
عقل مین اختلاف پیدا کرتا ہی اُس سے عملِ علمی کی ترکیب مین اختلال واقع ہوتا ہی
تو انسان کم ہو جاتے ہین پھر جب قربانی کا عمل بالکل گم جاتا ہی تو مینھ نہین برستا
اور عالم فنا ہو جاتا ہی اور وہ قادر مطلق جب چاہتا ہی تو پھر ایسا ہی عالم پیدا ہو جاتا ہی
یہ قدرت بھونی کا طلسم ہی اُسکے ظہور مین مادہ اور موجب اور مختار جو کچھ ہی سو آپ ہی
اور اُسکی پوشیدگی مین مادہ سے پاک جو کچھ ہی سو آپ ہی اور کیفیت اس طلسم کی یہ ہی کہ
انسانون کی عقل تینون نفسون (مطمئنہ لوامہ امارہ ۱۲) کے التزام سے رنگ برنگ ہی اس سے اس عالم کو ایسا
بنا ہوا دیکھکر بعضے انسان اپنی عقل کے اعتبار سے وقت پر معتقد ہین اور جسم کو وقت سے

سری گنیش آئنمہ

خلاصۂ ترجمہ بھاگوت پران کہ معتبر تاریخ اہل ہند ہست

یہ پران یعنی تاریخ اہل ہند کے عقیدے کی اصل ہی کیونکہ اسمین نقل اور عقل سے سب شاستر یعنی عقائد علمی کے اختلاف کو توحید کی حقیقت مین مطابق کیا ہی سوا اُردو زبان مین ترجمہ مذکور کے متن مین مفصل لکھا گیا ہی اب یہ خلاصہ ہندی کی اصطلاحات کی مطابقت سے فارسی کی اصطلاحات مین لکھا جاتا ہی تو توحید کی تحقیق سے سب علمون کے ظاہری اختلاف کے باہم اتفاق مین سب مذاہب کے عقائد کا مصدق ہووے اہل نظر ترحم کرکے جس اصطلاح مین غلطی سمجھینگے اُسکو اصطلاح کی نظر سے مطلب سمجھ کر سبنھال دینگے کیونکہ مترجم کو اپنے پیشہ کے علم کے سوا کوئی علم اُستاد سے حصول نہین ہی یہ اصطلاحات صرف سماعی لکھے گئے ہین

خلاصہ اس تاریخ کا یہ ہی کہ یہ عالم ذات پاک کی مرضی ہی اُسی نے اپنی قدرت بیچونی سے اس عالم کو ایسا پیدا کرکے انسان کی صنف پر عالم کی پیدایش کا اختتام کیا ہی اور

Khoolasa Tarjooma Bhagwatpooran

INDIAN INSTITUTE

خلاصہ

ترجمہ بھاگوت پران

جو

تاریخ اہل ہند کے عقائد کی اصل ہی اس پران مین عقلاً
اور نقلاً سب عقائد علمی کے اختلاف کو توحید کی حقیقت مین
تطبیق دی ہی ہرچند اردو زبان مین ترجمہ اس پران کا مفصل
لکھا ہی - اب یہ خلاصہ ہندی کی اصطلاحات کی مطابقت سے
فارسی کی اصطلاحات مین - ماہر علوم واقف فنون بلا اشتباہ
منشی سکھ لال صاحب تخلص بہ آہ سررشتہ دار محکمہ مال
ریاست قرولی راجستان نے
نہایت ہی تحقیق سے لکھا کہ جس سے توحید کی حقیقت سب علومکے
ظاہری اختلاف کے باہم اتفاق مین سب مذاہب کے عقائد کا
مصداق ہوئی اہل نظر کے لیے یہ خلاصہ سرمہ چشم بصیرت ہی
اور عینک تماشاے معرفت حسب تحریک صاحب مذاق علوم حقیقت آئین
مولوی رشید الدین صاحب ممبر کونسل راج قرولی راجستان

بار اول ماہ جولائی ١٨٨٢ع مقام لکھنؤ
مطبع نامی منشی نولکشور مین بخوش اسلوبی منطبع ہوا

Khulāṣah-ĕ-Bhāgavat.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.